اوم

کٹاس راج

پر

ویدک دھرم پرچار

اور

اس کیلئے

اپیل

منجانب

پنڈت لوک ناتھ ٹھاکر ریٹائرڈ پبلک منتری کٹاس پرچار کمیٹی
پنڈ دادن خان (پنجاب)

...پریس لاہور میں باہتمام لالہ [illegible] چند بہل پرنٹر چھپا۔

اوم

اِلتماس

اُمید ہے ان صفحات سے نہ صرف کتاس راج کی اہمیت اور وہاں پر ویدک دھرم پرچار کی اشد ضرورت ہی آپ پر ظاہر ہو جائیگی۔ بلکہ اگر آپنے دردمند دل کیساتھ ان کا مطالعہ فرمایا۔ تو یقیناً آپ ان تکالیف و مصائب کو بھی محسوس کرینگے جن کا آئے سال اس ضروری مقام پر ویدک دھرم کا پرچار کرنیوالے آریہ پرشوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اِس حالت میں آپ میں سے وہ کون آریہ پرش ہوگا۔ جو کتاس راج کے متعلق اپنا کرتویہ نہ سمجھیگا۔ تاہم میں اِلتماس کرونگا۔ کہ اگر آپ اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں۔ تو اس کا جلد پالن کریں۔ تاکہ آپکے ہمیشہ ویدک دھرم پرچار کا راستہ صاف ہو جاوے ٭

آریہ سجنو! یاد رکھو آپکا ویدک دھرم پرچار کتاس راج پر آئندہ سالوں میں تب تک مستقل صورت اختیار نہ کر سکے گا جب تک کتاس راج پر آپکے پرچار و رہائش کیلئے وہاں شاندار آریہ سماج مندر نہ ہوگا۔

لوکناتھ آریہ اپدیشک پنڈ دادنخاں

اوم

کٹاس راج پر ویدک دھرم پرچار

کٹاس راج پنجاب کے ہندوؤں کا مکھیہ تیرتھ استھان ہے۔ اس کی مہما یہ بیان کیجاتی ہے۔ کہ یہاں مہاراج یدھشٹر نے یکش کے تمام سوالات کا جواب دیکر اپنے سوتیلے بھائی نکل کی مورچھا دور کرنے کی پرارتھنا کی تھی۔ جس آستک جذبہ سے متاثر ہوکر یکش نے بھیم ارجن وغیرہ تمام بھائیوں کی مورچھا دور کردی تھی۔ وہ آستک بھاو یہ تھا کہ یدھشٹر نے اپنے جیون سے کنتی کی خوشی کو اور نکل کے جیون سے مادری کی خوشی کو بحال رکھنا چاہا تھا۔ یکش نے یدھشٹر مہاراج کے اس وبابک سمبندھی پریم سے خوش ہوکر تمام بھائیوں کی مورچھا ہٹاکر یدھشٹر کو خوش کیا تھا۔ اسی مہما کا بھاؤ سیکھنے کے لئے کٹاس راج پر ہر سال بساکھی سے ایک دو دن پہلے اور ایک دو دن بعد تک ایک بڑا بھاری میلہ لگا کرتا ہے جس میں دیگر صوبہ جات کے لوگ بالعموم اور صوبہ پنجاب کے لوگ بالخصوص جمع ہوتے ہیں۔ تاکہ بھراتری پریم کا جذبہ سیکھ سکیں۔ مگر سوارتھی لوگوں نے خودغرضی سے اندھے ہوکر کٹاس راج کی مہما کو ملیا میٹ کر کے جذبۂ پریم کو منافرت میں تبدیل کر دیا ہے۔ اور اس میلہ میں بجائے دھرم پرچار کے جٹا دھاری سنیاسی۔ اداسی۔ جوگی۔ بیراگی۔ نرملے۔ گلاب داسی اور ننگے وغیرہ سادھو اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں میں نشہ بازی کا عملی پرچار کرتے ہیں۔

آجکل کے کلجُگی سادھو بہت بڑی تعداد میں وہاں جمع ہوتے ہیں۔ کوئی بھنگ۔ کوئی گانجا کوئی چرس۔ کوئی شراب وغیرہ پیکر اپنی مہنتائی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے چیلی چپلوں کو خوب رِجھاتے اور حکمتِ عملی سے اپنے بھگتوں کی جیبیں خالی کراتے ہیں۔ بیساکھی کے دن یکے بعد دیگرے اُن علیحدہ علیحدہ اکھاڑوں کے مہنتوں کی شاہیاں (گدیاں) نکلتی ہیں۔ سب سے پہلے ناگے سادھوؤں کی شاہی نکلتی ہے۔ وہ ننگ دھڑنگ مادرزاد برہنہ بھبوت رمائے لٹا کھولے باجوں گاجوں کے ساتھ مٹک مٹک کر چلتے ہیں۔ اندھ وشواسی استری پرش اُن کے درشن کرتے اور اُن کے ننگ پر پھول برسا کر زور زور سے امر کنڈ چشمہ کٹاس راج کی جے کے نعرے لگاتے ہیں۔ اور بیہودہ طریقہ نارج کو دگر آریہ ہندوؤں کی شائستگی پر دھول پھینکتے ہیں۔ غرضیکہ ہر ایک پرکار کے عیبوں سے کٹاس راج کی پوتر تیرتھا کو مٹی میں ملا رہے ہیں۔ پورانک ہندوؤں کی ان کم عقلیوں سے فائدہ اٹھانے کیلئے عیسائی مشنریوں نے میلہ کٹاس پر اپنا پرچار کرنا شروع کیا اور لگاتار کئی سال تک عیسائی پادری اور مسیس کٹاس راج میں اپنا پرچار کرتے اور ٹریکٹ تقسیم کرتے رہے۔ مگر پورانک سناتنیوں نے اس کی پرواہ تک نہ کی۔ چونکہ آخر وہ صاحب لوگ ہی تو تھے۔ پورانک کیا اور ان کا مقابلہ کیا۔ مگر آریہ سماج جس نے سنسار کے اُدھار کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔ کب برداشت کر سکتا تھا کہ عیسائی لوگ آریہ ہندوؤں کو گرجے سے لگا کر کوئیں میں ڈالیں۔ ان واقعات سے پربھاوت ہو کر آریہ ہندوؤں کو عیسائی کی بھیڑوں میں ملجانے سے بچانے کی خاطر کٹاس راج پر

اپنا پرچار شروع کر دیا۔ عیسائیوں سے مباحثے بھی ہوتے۔ بالآخر عیسائیوں نے آریہ سماج کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر کٹاس راج پر اپنا پرچار کرنا بند کر دیا اور آریہ سماج کا پرچار بدستور جاری رہا۔ پورانک سناتنیوں نے جب دیکھا کہ آریہ سماجیوں نے میدان صاف کر دیا تب انہوں نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر جس ٹہنی پر بیٹھے تھے۔ اسی کو کاٹنے پر تیار ہو گئے۔ یعنی آریہ سماج کو کچلنا شروع کر دیا۔ جہاں ہر سال آریہ سماج کے پرچار کا پنڈال بنا کرتا تھا۔ وہاں آریہ سماج کے پہنچنے سے قبل ہی اپنا پنڈال کھڑا کرنا شروع کر دیا۔ مگر آریہ سماجیوں نے اس چھوٹی بات پر ذرا بھی دھیان نہ دیتے ہوئے دوسری جگہ پر پنڈال بنا کر اپنا پرچار کرنا شروع رکھا۔ مگر پچھلے دو تین سالوں سے پورانک لوگوں نے کچھ ایسی سازش کر رکھی ہے کہ جس طرح ہو سکے آریہ سماجیوں کو کٹاس راج میں گھسنے تک نہ دیا جاوے۔ لیکن آریہ سماج تو ہیرا کی کنی ہے۔ اسے مسل دینا سہل کام نہیں ہے۔ جس جس نے اسے نگلا اسے ہضم کرنے کی بجائے اپنی آنتیں چھیدوا لیں۔ خیر قصہ کوتاہ پورانکوں نے سمت ۱۹۸۱ کے میلہ بیساکھی پر آریہ سماج کی مخالفت میں اتنا اودھم مچایا کہ پرچار ارتھ جاتی ہوئی آریہ بھجن منڈلی کو جو کہ پورانکوں کے پنڈال سے دو صد قدم کے فاصلہ پر تھی پورانک لوگ اور حمایتی دل کے لاٹھیوں سے مسلح شوربیر بھیڑ ڈال روک کے کھڑے ہوئے اور اس بات کیلئے مصر ہوئے کہ تم واپس جاؤ پرچار کرنے نہیں دیں گے۔ آریہ پرشوں نے نمرتا پوروک سمجھایا کہ یہ مطالبہ بالکل ناجائز ہے۔ اور کہ ہم ہمیشہ سے ہر سال اسی

پکاریاں پرچار کرتے رہے ہیں۔ اور ہماری بھجن منڈلیاں ہر سال انہیں
راستوں سے یہاں پرچار کرتی ہوئی گذرتی ہیں۔ لیکن صابیر دل کے بہادر
سے نے جنکا مقصد ہی آریہ سماج کے کاموں میں وِگھن ڈالنا اور آریہ سماجیوں
کو تکالیف دینا ہے وہ کب باز آتے تھے۔ آریہ بھائیوں کا سمجھانا
پنجابی ضرب المثل "اندھے اگے ناچنا ڈورے اگے راگ" کے مصداق
بیفائدہ ثابت ہُوا۔ اور اُلٹا وہ دم بدم زیادہ جوش دکھلاتے ہو
آمادہ بہ فساد نظر آنے لگے۔ وہ آریہ بھائیوں کی سنجیدہ باتوں کو سُنتے
سمجھتے بھی کیسے جبکہ اُن کے پیچھے کھڑے ہوئے پروفیسر گلشن رائے
صاحب اُن کے سٹیم کو تیز کر رہے تھے۔ کہیں دُور کھڑے ہوئے
پنڈیداس صاحب بالی سب انسپکٹر پولیس بھی ان واقعات کو اپنی آنکھوں
سے دیکھ اور کانوں سے سُن رہے تھے۔ اُنہوں نے جب اِن بہادروں
کو اِس طرح فساد پر آمادہ دیکھا تو آکر ہر دو جانب سے معاملہ کی بات
سُن سمجھ کر نہائت سنجیدگی مگر جرأت کے ساتھ صابیر دل کے بیر
اور دیگر پورانکوں کو بھجن منڈلی کے آگے سے ہٹ جانیکو کہا۔
آپ کا ایک دفعہ پُرزور طریق پر اُنہیں کہنا تھا۔ کہ مجمع بہادراں
نظر آنے لگا۔ اور بس تشریف لے گئے۔ اور آریہ بھجن کیرتن کر
ہوئے آگے بڑھے۔ دھنیہ پنڈیداس جی کی اس حق پسندی اور فرض
شناسی کیلئے سب آریہ سجن معترف ہوئے اور میں بھی اُنکا شکر
اُسی دن سے پورانک سناتن دھرمیوں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ
کے لئے کسی آریہ سماجی کو پرچار تو درکنار یہاں ٹھہرنے نہ دیا جائے
چنانچہ پورانک بھائی سارا سال اسی کوشش میں لگے رہے۔ کبھی

میں لکھا - اور کبھی اپنی پرتی ندھی سبھا کی طرف سے حکام بالا کے پاس درخواستیں بھجوائیں +

ویدک دھرم پرچار بند کرانیکی کوشش

سمت ۱۹۸۲ کی بساکھی سے چند روز پہلے ایک ڈیپوٹیشن سب ڈویژنل آفیسر جناب ملک الہ بخش خانصاحب ٹوانہ کی خدمت میں گیا - کہ آریہ سملیوں کے پرچار کو کٹاس پر روکا جاوے - کیونکہ آریہ سماجی لوگ شرارت کرتے ہیں سُنا گیا ہے - کہ ملک صاحب موصوف نے کمال دُور اندیشی و تدبر کو کام میں لاتے ہوئے جواب دیا - کہ ہم کسی کو مذہبی پرچار سے نہیں روک سکتے - شرارت کرنے والے کیلئے پولیس موجود ہے - جب اس طرح سے قانونی طور پر آریہ سماج کے پرچار کو روکنے میں ناکامیابی ہوئی - تو کٹاس راج میں وہاں کے مہنتوں نے ایک میٹنگ کر کے قرار دیا - کہ وہاں کسی آریہ سماجی کو رہائش و پرچار وغیرہ کے لئے جگہ نہ دی جائے - چنانچہ اس کے متعلق مجھے مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۵ء کو ایک چٹھی موصول ہوئی - جس میں حسب ذیل الفاظ تحریر تھے

" شریمان پوجنیہ ور شری پنڈت جی مہاراج نمستے

نویدن ہے - کہ بھگت جی کٹاس سے واپس آگئے ہیں - جگہ نہیں ملی سناتن دھرم سبھا کی طرف سے مل کر سب مہنتوں نے بیٹھک کی ہے کہ اس دفعہ آریہ سماج کو بالکل جگہ نہ دی جائے - اور اگر آریہ سماجی پرچار کیلئے آویں تو ان سے متھرا کا بدلہ لیا جاوے " +

اس خبر سے حیران ہو کر میں نے ڈلوال ایک آدمی روانہ کیا - کیونکہ ڈلوال کے لوگوں کے وہاں (کٹاس میں) کئی مکان ہیں - ہو سکے تو ان

مکانات میں سے کوئی مکان حاصل کیا جاوے۔ مگر انہیں کبھی ناکامی ہوئی
کیونکہ کوئی مکان نہ مل سکا۔ آخر کار مورخہ ۷ اپریل کو مہنت منسا رام جی بان پرستھی
کو ڈلوال میں دیوان گوکل چند جی کے پاس بھیجا کہ وہ اپنے نام سے کرایہ پر
کوئی مکان لے لیں۔ تاکہ رہنے کیلئے جگہ ہو جاوے۔ تو پرچار گھوم پھر کر
کیا جاویگا۔ دیوان جی موصوف نے ۹ اپریل کو وہاں سے اپنے نام پر دو
کوٹھڑیاں لے دیں۔

آریوں کی رہائش کے راستہ میں رخنہ اندازی:۔

لیکن دیوان صاحب کے ڈلوال سے واپس چلے جانے پر سب سے
زیادہ سلفہ پینے والے مہنت کو پتہ لگا کہ آریہ سماجیوں کے لئے دو کوٹھڑیاں
حاصل کی گئی ہیں۔ تو مہنت جی نے جاکر اس سادھو کو جس نے دیوان
جی کو دو کوٹھڑیاں دی تھیں بہت ڈرایا دھمکایا۔ اور ہر دو کوٹھڑیوں
میں اپنے تالے جڑ دیئے۔ اور بان پرستھی مہنت جی کو باہر کر دیا۔
مجھے ۹ اپریل رات کو ڈلوال پہنچ کر پتہ لگا۔ کہ دو کوٹھڑیاں
لی گئی ہیں۔ میں خوشی خوشی ۱۰ اپریل کو جب کٹاس تیرتھ پہنچا تو مہنت منسا رام
جی بان پرستھی مجھے باہر بھٹکتے ہوئے ملے اور انہوں نے سارا ماجرا سنایا
ادھر ادھر اور بھی آریہ بھٹک رہے تھے۔ آریہ ہونیکے جرم میں کسی کو
جگہ نہ ملتی تھی۔ میلہ کٹاس پر روٹی اور دیگر اشیاء خوردنی کے متعلق
سخت مشکل درپیش تھی۔ کیونکہ اپنے پاس جگہ تو تھی نہیں جہاں آٹا
دال لاکر روٹی پکالی جاتی۔ تھوڑی دیر بعد بان پرستھی جی نے آکر خبر دی
ایک جاٹ نیگی دلواسی بھگت جی نے لنگر لگا رکھا ہے۔ اور کہ انہوں نے ہمارے
حالات سے واقف ہوکر اپنے لنگر کے ہمیں جگہ نہ دینے کے متعلق کر

نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہے۔ اور تمام آریہ سماجی بھائیوں کو اپنے ہاں بھوجن کرنیکا نمنترن دیا ہے۔ بان پرستی جی وہاں سے کچھ روٹیاں اور دال لائے جسے ہم نے نعمت سمجھ کر ہاتھوں پر رکھکر کھایا۔ کھاتے ہوئے دل میں یہ خیال ہو رہا تھا۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ ہمیں اس جگہ سے اُٹھنے پر مجبور کیا جاوے۔ کیونکہ یہ وہی جگہ تھی۔ جہاں سال گذشتہ آریہ سماج کے لئے پنڈال کھڑا کیا گیا تھا۔ اور اب سناتن دھرمیوں نے آٹھ روز پہلے ہی ایک چھولداری لگا کر اس جگہ پر اپنا قبضہ کر رکھا تھا میرے پہنچتے ہی مہنتوں میں یہ خبر تیزی سے پھیل گئی۔ کہ آریہ پہنچ گئے ہیں۔ اس خبر سے باخبر ہوتے ہی اُنہوں نے پرچار کے لئے جگہ نہ دیئے جانے کے کام میں سرگرمی دکھلانی شروع کر دی۔

آریوں کے لئے داخلہ بند ہے

جب ہمارے آدمی بھوجن پا کر جگہ کی تلاش میں نکلے۔ تو سب جگہ سے یہی اُتر ملا

आर्याणां प्रवेशो निषेधः

یعنی آریوں کے لئے داخلہ بند ہے۔ پورانکوں نے اس معاملہ کو یہاں تک طول دیا۔ کہ کئی اچھے اچھے لوگوں کو رہائش کی جگہ دینے سے انکار کر دیا۔ اور یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ ایک بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی پلیڈر حداشم کرتی جو کہ ایک ڈیرے پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ اُترے ہوئے تھے۔ یہ معلوم ہو جانے پر کہ یہ آریہ سماجی ہیں مجبوراً انہیں کو ڈیرے سے باہر ہونا پڑا۔ ان معززین کا جرم محض آریہ سماجی ہونا تھا غرضیکہ کتاس سے اکثر مہنتوں کے پاس پھر کر ہمیں معلوم ہو گیا۔ کہ یہاں جگہ نہیں ملتی۔ مگر ہم سب نے یہ نتیجہ کر لیا تھا کہ چاہے ہمیں رات

ڈلوال تنزال یا چوہا سیدن شاہ جہاں کبھی گذارنی پڑے۔ لیکن سارا دن کٹاس راج میں گھوم پھر کر پرچار کیا کریں گے اس وچار کے بعد پرماتما نے ہماری پریکھشا لی۔ آندھی اور بارش شروع ہو گئی ہم مجبور تھے کہیں بیٹھنے اور سر چھپانے کو جگہ نہ تھی۔ آخر لاچار ہو کر لنگر سے روٹیاں لیں۔

رات گذارنے کے لئے ایک موضع میں

اور تنزال کی طرف روانہ ہوئے جو کٹاس راج سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں پہنچتے پہنچتے راستہ میں کپڑے بھیگ گئے دل میں یہ خیال بھی چکر لگا رہا تھا کہ کہیں تنزال کی دھرم سالہ میں بھی ہماری رہائش کی ممانعت نہ کر دی گئی ہو۔ اس اثناء میں ہمیں ایک مسلمانوں کا گروہ ملا جو میلہ چوہا سیدن شاہ سے واپس آ کر تنزال جا رہا تھا۔ اُن میں سے ایک نمبردار تھا جس نے سال ماسبق میں سناتنیوں کو ہمارا راستہ روکتے اور اودھم مچاتے دیکھا تھا۔ اور مہنتوں کی امسال کی کارروائیوں سے بھی واقف تھا۔ اس نے کمال ہمدردی سے ہمارا حال پوچھا میں نے تمام حالات سنائے تو اُس نے ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور مہنتوں کی ناگفتہ بہ اور بداخلاقانہ کارروائیوں کی ایک لمبی داستان سنائی (جو بوقت ضرورت بصورت ٹریکٹ ہدیہ ناظرین کیجا سکیگی) اتنے میں ہم تنزال پہنچ گئے۔ نمبردار نے کہا کہ اگر دھرم سالہ میں یا کسی ہندو کے ہاں تمہیں رہائش کی جگہ نہ ملے۔ تو براہ مہربانی میرا گھر پوچھ کر چلے آئیں۔ وہاں آپ سب کی رہائش کا انتظام کر دیں گے ہمیں خود میلہ کے دن گھر کے باہر رہنا پڑا تو رہیں گے۔ لیکن آپ لوگوں کو تکلیف نہ ہونے دیں گے۔

جی آیاں نوں

نمبردار نے ہماری اور بھی حوصلہ افزائی کی جس پر میرے پریم کے آنسو بہ نکلے۔ نمبردار صاحب اپنا نام و پتہ بتلا کر گھر کو روانہ ہوئے۔ اور ہم دھرم سالہ میں پہنچے۔ دھرم سالہ کے محافظ بھائی صاحب نے "جی آیاں نوں" کہہ کر نہائت پریم سے ہمارا سواگت کیا۔ اور روٹی وغیرہ کو پوچھا۔ روٹیاں چونکہ ہم ساتھ لائے تھے بھائی جی نے پانی وغیرہ دیا۔ ہم نے سندھیا آدی سے نورت ہو کر بھوجن کیا۔ اور رات وہاں گذاری۔ دل میں آنند کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ کہ رشی دیانند کے تپوبل اور ان کے ششوں کے ست وچن کو نہ سننے کے لئے پاکھنڈی لوگ کہاں تک چال بازی سے کام لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ رہائش کی جگہ تک دینے سے انکار کر دیا ہے۔ رشی کا گن واد گاتے گاتے سب کو نیند آ گئی۔ یہ بھی معلوم نہ رہا۔ کہ کٹاس میں سوئے ہیں یا ستراں میں۔

پھر کٹاس میں

پراتہ کال ضروریات سے فارغ ہو کر پھر ہم کٹاس پہنچے۔ ابھی تک وہی کرہ ہوائی موجود تھا پھر اسی پتھر پر بیٹھ گئے۔ جہاں سال گذشتہ میں پرچار کیا تھا۔ اس اثنا میں چکوال سے چند آریہ بھائی پرچار کے لئے دریاں وغیرہ ہمراہ لئے وہاں آ گئے۔ مجھے معلوم ہوا۔ کہ ڈلوال سے دیوان صاحب بھی پہنچ گئے ہیں۔ جن کے بلانے کیلئے میں نے آدمی بھیجا تھا۔ اور معلوم ہوا کہ وہ ہماری رہائش کیلئے ہنومان گڑھی میں انتظام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ مندر ہنومان گڑھی ان کی اپنی ملکیت ہے۔ اور انہیں نے یہاں ایک بیراگی سادھو بٹھا رکھا ہے۔ میں یہ سنتے ہی کہ دیوان صاحب

ں آئے ہوئے ہیں۔ وہاں پہنچ گیا بیراگی سادھو نہایت
ے کہہ رہا تھا کہ میں جگہ نہیں دے سکتا۔ مجھے سادھو بار
ت سمجھانے بجھانے پر آخر اس نے بعوض ۱۲ روپیہ
ں دو کوٹھڑیاں دینا منظور کیا۔ کہ جن میں چار چار آدمی بمشکل
ہم نے انہیں ہی غنیمت سمجھ کر چکوال کے بھائیوں کو
ب دریاں لے آویں۔ میرے ہنومان گڑھی کی طرف جانے کے
ومان دل اور اُن کے پربندھک تا لالہ نمورام چکوال نواسی نے
ر پر بیٹھے ہوئے سب آریہ بھائیوں کو جبراً اُٹھا دیا۔ کہ یہ تمہاری
۔ آریہ بھائیوں نے وہاں سے دریاں اُٹھا لیں اور ہنومان گڑھی
ں۔ اور تالا لگا دیا۔ اب یہ فکر دامنگیر ہوا۔ کہ پرچار کس طرح کیا جاوے

سیوا سمتی کا سیوا بھاؤ

ہم اس خیال میں گن بازار کی طرف آئے۔ کہ پرچار کریں ہنومان سمتی
ں نے ہنومان گڑھی میں پہنچ کر سادھو کو دھمکایا۔ اور شائد اس
ر یہ لوگ عورتوں سے جھگڑا نہیں کریں گے چند عورتوں کو
ی کوٹھڑی میں ٹھہرا دیا۔ انہیں اس غلطی کا کہ ہم نے دوسری کوٹھڑی
ی یا تھا پتہ چل گیا۔ خیر ہم نے گھوم پھر کر پرچار کے لئے جگہ تلاش
دھماشہ اچرج لال جی کھیوڑہ نواسی کو آگے گوردوں کی طرف سے
زمین کی پرنا سے پرچار کیلئے جگہ ملی۔ وہاں ہم نے دریاں بچھا
خبر تو پہلے ہی مشتہر ہو گئی تھی کہ جونہی آریہ سماجی کام شروع کرنے
گی ہم نے مناسب خیال کیا کہ ایک تو ہمیں اپنے اخلاق اور
دینا چاہیئے۔ دوم اتفاق کی طرف قدم بڑھانا چاہیئے۔

سیکرٹری کٹاس سدھار کمیٹی کو ستایا گیا

چنانچہ اس خیال سے متخیل ہو کر مہاشہ شورام جی ج
راج پر سیوا سمتی اور مہابیر دلوں کے انچارج ہونیکے علاوہ
کے جنرل سیکرٹری ہیں کی خدمت میں ایک درخواست بھیجی جس
"ہمیں برائے مہربانی دس والنٹیر عنایت فرماویں جو کہ ہمار
سہائتا کریں"۔

مہاشہ شورام جی سے اس چٹھی کی باقاعدہ رسید لیگئی
تک جواب بھیجا جائیگا۔ مگر رات کے گیارہ بجے تک نہ تو آپ
کوئی جواب آیا اور نہ ہی برائے امداد والنٹیر پہنچے۔ چنانچہ رات
چٹھی لکھی گئی۔ جس کی رسید دیتے ہوئے آپ نے اس پر
تحریر کیا۔ اور ہماری چٹھی لیجانے والے کو کہا کہ علی الصبح
دیا جاویگا۔

چٹھی کا جواب مسلح والنٹیروں کی شکل

چٹھی کا جواب یہ دیا گیا کہ صبح جب ہم ستنان آدمی
مل دھا جنگ لینے پرچار کی جگہ پہنچے۔ تو آپ کی سیوا سمتی اور
جو لاٹھیوں سے مسلح تھے قبضہ کیا ہوا تھا۔ اور نہایت زور
بجا کر بیہودہ گیت گا اور اچھل کود رہے تھے ہیں نے انہ
دست بستہ التجا کی کہ آپ برائے مہربانی ہماری دریاں چھوڑ کر
ہوں بیٹھیں اور پرچار کا کام شروع کر سکیں۔

سیوا سمتی اور مہابیر دل کا گستاخانہ
مگر نہایت گستاخانہ لہجہ میں جواب دیا گیا کہ کوئی طاقت
نہیں سکتی ہم شہید ہو جائینگے۔ یہ ہمارا تیرتھ ہے ہم یہاں

تف) چکوال

گھسنے نہ دینگے۔ جب انمیں سے کئی لوگوں نے ہمارے آدمیوں کیساتھ دھکے بازی
شروع کی۔ تو جتنہ سنرج جی بان پرستھی نے لالہ شنو رام کو کہا۔ کہ آپ انکے افسر ہیں
آپ انکو یہاں سے ہٹالیں۔ لیکن آپ نے نہایت گھمنڈ سے جواب دیا کہ

امداد کے لئے آریوں کو بلواؤ

تار دیکر لاہور سے آریوں کو بلوالو۔ غرضیکہ جب یہ لوگ کسی طرح بھی فساد سے رکتے نظر
نہ آئے۔ تو میں نے دوبارہ کہا کہ مناسب تو یہی تھا۔ کہ آپ یہاں سے چلے جاتے اور ہمیں
پرچار کرنے دیتے۔ تاکہ ہمیں پولیس کے پاس شکایت نہ کرنی پڑتی۔ مگر میری یہ آخری
عرض بھی بہرے کانوں پر پڑی اور انہوں نے بدستور ادھم مچاتے ہوئے ہمارا ہون
کنڈ اٹھا کر ایک طرف پھینکدیا۔ ان حالات سے مجبوراً مجھے پولیس کو اطلاع دینی
پڑی۔ جسپر پولیس والوں نے اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے ایک ہیڈ کانسٹیبل
کو روانہ کیا۔

پولیس آئی پر شہادت کے پروانے بھاگ گئے

جس کے آتے ہی سیوا سمتی اور مہابیر دل کے بہادر جنکی تعداد ڈیڑھ صد کے لگ
بھگ تھی۔ بمعہ اپنے امدادی لوگوں کے دم دبا کر بھاگ گئے۔ اور ہمارا اچھا چھوڑا
ہیڈ کانسٹیبل اور انکے چلے جانے پر جونہی ہم نے ہون یگیہ آرمبھ کیا تو سیوا سمتی والوں
کی ایک دوسری ٹولی ہمارے استھان کے نزدیک کھڑی ہوگئی۔ دونوں نے
چھینٹے کسنے شروع کر دیئے۔ مگر ہم نے یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی شانتی سے
کاروائی شروع رکھی۔ انہوں نے ہمیں تنگ کرنیکا یہ طریقہ اختیار کیا کہ دس دس
منٹ کے بعد سیوا سمتیوں و مہابیر دل کی نئی ٹولیوں کو شور مچانے کیلئے بھیج دیتے
تھے۔ بالآخر ۱۲ اپریل دن کے تین بجے کے قریب انہوں نے ہمیں ہر چہار طرف
سے گھیر ڈالا کر شور مچانا شروع کر دیا۔ تاکہ ہماری آواز کو کوئی نہ سن سکے تنگ آکر ہم
پولیس میں آدمی بھیجا گیا۔ جس پر جتنہ پنڈیداس جی بالی اور بخشی رامیشور پرشاد جی

سب انسپکٹر صاحبان پولیس مع انسپکٹر صاحب پولیس جہرو ریام خانصاحب کمال ہمدردی سے ہمارے پنڈال میں تشریف لائے اور ہماری دُکھ کہانی سُنکر ہمارے پاس ایک پولیس مین تعینات کر دیا۔ تاکہ ہمیں پھر کوئی تنگ نہ کرے۔ شام کو ہم بدستور سابق کٹاس راج کے بازاروں میں بھجن کیرتن کرنے نکلے۔ اسمیں بھی پولیس نے ہماری ہر طرح سے امداد کی۔ اور ہمارا جلوس نہایت شانتی سے اپنی جگہ پر پہنچا

کٹاس راج میں رشی دیانند کی جے کے نعرے

بیساکھی کے روز بھی علی الصبح سب آریہ بھائیوں نے ملکر کٹاس راج کے بازاروں اور گلیوں میں بھجن کیرتن کرتے ہوئے ویدک دھرم اور رشی دیانند کی جے کے نعرے گونجائے۔ دن بھر بھی پنڈال میں ویدک دھرم کا پرچار ہوتا رہا۔ پورانک لوگوں کے ان اتیاچاروں سے متاثر ہو کر کٹاس راج میں آمدہ سب آریہ بھائیوں نے محسوس کیا۔ کہ آریہ سماج کی طرف سے یہاں پر ایک باقاعدہ کٹاس پرچار کمیٹی کی ضرورت ہے چنانچہ وہاں پر موجودہ تقریباً چالیس مہاشیوں نے کم از کم ایک روپیہ سالانہ چندہ مقرر کر کے کٹاس پرچار کمیٹی کی بنیاد ڈال دی اور اسی وقت انتخاب کر کے سال رواں کیلئے حسب ذیل عہدہ داران منتخب کر لئے۔

کٹاس پرچار کمیٹی کی قائمی اور انتخاب

پردھان دیوان گوکل چند جی ڈلوال۔ اُپ پردھان مہاشہ بھگت رام جی جالی کریالہ منتری پنڈت لوکناتھ آریہ اپدیشک پنڈ دادنخاں۔ اُپ منتری حکیم جیونی لال جی پنڈ دادنخاں۔ خزانچی مہاشہ سیتارام جی کھیوڑہ۔ انکے علاوہ پانچ اور مہاشیوں کو ملا کر انترنگ سبھا بنائی گئی۔ اس کمیٹی کا اُدیش کٹاس راج میں ویدک دھرمی لوگوں کے ادھیکاروں کی رکھشا کرنا اور ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ہر ایک جائز و مناسب ذرائع کو کام میں لانا ہے۔

اس سال کٹاس راج پرچار کے سلسلہ میں ان تکالیف و مصائب میں بعض ان مہاتماؤں نے بھی اپنے اصلی سوروپ میں درشن دے دیئے ہیں جو ایک عرصہ سے قلبی طور پر آریہ سماج کے کٹر مخالف ہوتے ہوئے بھی بظاہر صاف دل آریہ سماجیوں کو دام فریب میں لائے رکھنے کے اُدیش سے آریہ سماجی بھائیوں کے آگے ہمیشہ اپنے آپ کو آریہ خیالات کا ظاہر کیا کرتے تھے اور بڑے پریم سے ملتے کہہ کر ملا کرتے تھے ۔

مختصر سی درد بھری داستان بیان کرنے کے بعد میں آریہ سماجی بھائیوں کے آگے پرارتھنا کرتا ہوں کہ انہیں ابھی ویدک دھرم پرچار کے لیے بہت کچھ کرنا باقی ہے ۔ غفلت کو چھوڑ کر اپنے کرتویہ کو سمجھیں اور کٹاس راج جو پنجاب کا کیول ایک ماتر ہندو تیرتھ ہے ۔ وہاں پر ویدک دھرم پرچار کیلئے سہولیت بہم پہنچانے میں ہر طرح سے مدد کریں ۔

میرا وچار ہے کہ کٹاس راج کے آریہ سماج مندر پر دس ہزار روپیہ خرچ کر کے آریہ سماج کی مہما کا ثبوت دیا جاوے ۔ اور یہ انتظام کیا جاوے کہ ایک ودوان سادھو بارہوں ماس وہاں مستقل رہائش رکھے جو نہ صرف مکان کا محافظ ہی ہو بلکہ گردونواح میں ویدک دھرم کا پرچار بھی کرے ۔ اسلئے دانی پرشوں کا فرض ہے کہ یتھا شکتی دان دیکر کٹاس پرچار کمیٹی کی سہایتا کریں ۔ یہ بھی ظاہر کر دینا مناسب ہے کہ کٹاس راج پر ساڑھے تین کنال زمین ایک دانی نے دان دیدی ہے جو باقاعدہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے نام رجسٹرڈ ہو چکی ہے ۔ اب صرف دھن کی اونشکتا ہے جو آریہ جنتا نے پوری کرنی ہے ۔ روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے نام روانہ کیا جاوے یا میرے نام پنڈ دادنخاں بھیجا جاوے ۔ فقط

ویدک دھرم کا سیوک لوک ناتھ آریہ اپدیشک پنڈ دادن خان